REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.

جلد ۲۹ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ — ۸ ہجرت ۱۳۵۹ ہش — ۸ مئی ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں اور تاحال ضعف کی شکایت ہے۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع حضرت بیگم صاحبہ حیدرآباد و مدراس کی کانفرنسوں میں شرکت فرمانے کے بعد مورخہ ۴ مئی کو شام پانچ بجے بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لائے۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

آندھرا پردیش کے مختلف علاقوں میں کانفرنسیں اور سالانہ جلسے

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی شرکت

کثیر تعداد میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کی شمولیت اور علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مُرسلہ :- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مُبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

مورخہ ۱۶ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کے زیر اہتمام مختلف علاقوں میں کانفرنسیں اور سالانہ جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں شرکت کی غرض سے بطور مہمانِ خصوصی مرکزِ سلسلہ قادیان سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ تشریف لے گئے۔ ان کے علاوہ مرکزی مبلغین مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی نے بھی ان جلسوں میں شرکت کی۔ جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے یہ جلسے بہت کامیاب رہے۔ اور سینکڑوں افراد تک احسن رنگ میں پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ذیل میں ان جلسوں اور کانفرنسوں کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جارہی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ۔ (ایڈیٹر بدر)

(۱) آندھرا پردیش کی راجدھانی حیدرآباد میں دو روزہ کامیاب کانفرنس :

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اُس نے جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کو مورخہ ۱۹-۲۰ اپریل کو کانفرنس منعقد کرنے کی سعادت بخشی۔ گزشتہ سال بعض نامساعد حالات کی وجہ سے کانفرنس نہیں ہو سکی۔ امسال احبابِ جماعت کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ مورخہ ۱۹-۲۰ اپریل کی تاریخوں میں کانفرنس منعقد ہو۔ کانفرنس کے جملہ کاموں کے بطریق احسن انصرام کے لئے ایک مجلس استقبالیہ بنائی گئی جس کے صدر محترم سید جہانگیر علی صاحب فاک نمانیائے گئے۔ اور آپ کی معاونت کے لئے محترم سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ، مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم احمد عبدالباسط صاحب کو اِس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا۔ چنانچہ اس مجلس استقبالیہ نے دن رات ایک کر کے محنتِ شاقہ کی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ہماری کانفرنس بے حد کامیاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج مترتب فرمائے۔ آمین۔

تشہیر: اس کانفرنس کے لئے بڑے پوسٹر چھپوا کر اراکین خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے رات کے تین تین بجے تک شہر کے مختلف اور اہم مقامات پر چسپاں کئے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار اُردو و انگلش دعوت نامے ٹیلی فون ڈائرکٹری کے ذریعہ پتہ جات حاصل کر کے بذریعہ پوسٹ روانہ کئے گئے اور ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت افراد کو مل کر دیئے گئے۔ مقامی اخبارات میں سے کثیر الاشاعت اخبار "رہنمائے دکن" اور "سیاست" میں دو روز تک ایک بڑا پوسٹر شائع کروایا جاتا رہا۔ اسی طرح ایک آٹو ٹیکسی پر لاؤڈ اسپیکر لگوا کر شہر کے مختلف حصوں میں تشہیر کی جاتی رہی۔ اور دعوتِ عام کا اعلان کیا جاتا رہا۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے اندرون دیوان دیوڑھی اولڈ سالار جنگ میوزیم کے پانچ ہال کرایہ پر لئے گئے تھے۔ اور اس کے مین گیٹ کو بجلی کے قمقموں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس کے دونوں دن سینکڑوں غیر از جماعت لوگ علاوہ احمدی مرد و زن کے شریکِ جلسہ ہوئے۔ اور متواتر دونوں دن پورے انہماک سے جلسے کی کارروائی سُنتے رہے۔ اور بعض دفعہ تمام ہال سامعین سے بھر جاتے اور احمدی احباب کو کُرسیوں سے اُٹھا دیا جاتا اور سینکڑوں غیر از جماعت احباب ہال کے باہر کی جانب کھڑے ہو کر بھی جلسے کی کارروائی کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنتے رہے۔ بعض شر پسند افراد کانفرنس کے اختتام پر سالار جنگ میوزیم ہال کے متعلقہ افراد کے پاس جاکر کہنے لگے کہ آپ نے اچھا نہیں کیا جو اِن قادیانیوں کو جلسہ کرنے کے لئے یہ جگہ دی۔ تمہارے ہال پلید ہوگئے ہیں۔ اس پر انہوں نے مُسکرا کر کہا کہ آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہال پلید ہوگئے ہیں لیکن ان لوگوں کا جلسہ اتنا مؤثر تھا کہ ہمیں یہ فکر ہے کہ ایسا ہی ان کا ایک اور جلسہ ہوگیا تو یقین مانو ہمارا سارا اسٹاف احمدی ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ سعید رُوحوں کو جلد از جلد احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

کانفرنس کا پہلا دِن

حسبِ اعلان ۱۹ اپریل کو بعد نمازِ مغرب و عشاء ٹھیک ۸ بجے زیرِ صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، آل آندھرا پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس کا پہلا اجلاس محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم شکیل احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے افتتاحی تقریر محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد نے کی۔ آپ نے ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کی سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کرام دُنیا میں جب بھی مبعوث ہوئے، عوام الناس نے اُن کی مخالفت کی۔ چنانچہ جب بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا کہ میں اس زمانہ کا مہدیٔ موعود ہوں تو آپ کی بھی مخالفت ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ ترقی کرتی رہی اور اب اس کے افراد ایک کروڑ سے زائد ہیں۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن کے عنوان پر خاکسار حمید الدین شمس نے کی اور قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے اِس بات کو ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھے۔ مزید برآں یہ کہ آپ حیوانات، نباتات اور جمادات اور دُنیا کی ہر چیز کے لئے رحمت تھے چنانچہ خاکسار نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

مالک: صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

علماءِ دیوبند کی خام خیالیاں ۳

معاصر الجمعیۃ میں شائع شدہ مولانا ذوالفقار احمد صاحب گوالیاری کے مضمون بعنوان "دار العلوم کا مسلک اعتدال" سے ہم اقتباس نقل کرتے ہوئے اُن کے ایک امکانی پہلو (مسئلہ ختم نبوت اور سلسلہ وحی والہام) کا تجزیہ ہم ادارتی کے گزشتہ شمارے میں کر چکے ہیں۔ اب ہمارے ذمہ مولانا گوالیاری صاحب کی طرف ایک خام خیالی اور خوش فہمی کا ازالہ کرنا باقی ہے جس کا اظہار موصوف نے اپنے ان الفاظ میں کیا ہے کہ:-

"غرض پرویزی ہو یا چکڑالوی۔ برقی فتنہ ہو یا مرزائی۔ تصوف بیزار فتنہ ہو یا مزار پرست۔ انکارِ حدیث کا فتنہ ہو یا انکارِ فقہ کا۔ اشتراکی فتنہ ہو یا بدعت کا۔ مذمت صحابہؓ کا فتنہ ہو یا تفضیل کا۔ غرض کوئی جماعت یا فرد ایسا نہیں جس نے اس راہ اعتدال کو چیلنج کیا ہو اور اس کچھار کے شیروں نے اس کا مقابلہ نہ کیا ہو۔"

افسوس! دعا سے کس حد تک تو ہم بھی مولانا موصوف کے ہم خیال ہیں کہ سوائے جماعت احمدیہ کے دیگر تمام فرقہ ہائے اسلامیہ اور علماءِ دیوبند کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کئے جانے والے فتاویٰ تکفیر کے انبار لگ چکنے کے باوجود بے شک آج بھی چونکہ ان میں سے ہر ایک کا پلڑا برابر ہے اس لئے کسی ایک کو بھی اپنی ہزیمت و شکست خوردگی کا اعتراف کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا ہونا یوں بھی ضروری ہے کہ جب ہر فریق کے پاس دوسرے کے خلاف تکفیری گولہ باری کے لئے بہترین ساخت اور جدید تکنیک کی ایک سے ایک اعلیٰ پیمانہ کی خود کار توپیں موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ تکفیری جنگ کسی دو ٹوک اور فیصلہ کن نتیجہ تک پہنچ کر کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتی۔ اور جب معاملہ درمیان میں علماء کی ذاتی آن اور عزت کا آ جائے تو پھر آپ کی "کچھار" کے بے لگام "شیر" تکفیر عقائد کی اس جنگ میں بھلا کیوں پیٹھ دکھلانے لگے ـــــ ؟

رہا سوال جماعت احمدیہ کا تو بے شک اسے بھی دیوبند کی اور دیگر مکاتیب فکر کے علماء کی طرف سے اپنی نوے سالہ تاریخ کے طویل ترین سفر میں فتاویٰ تکفیر کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مہلک اور زہر آلودہ تیروں کی بوچھاڑ کو اپنے سینے پر جھیلنا پڑا ہے۔ مگر اس مرحلہ پر آ کر تکفیر بازی کی یہ مہم ہمیشہ یکطرفہ رہی ہے کیونکہ ہمیشہ ہمارے مدمقابل علماء ہی پیش پیش رہے ہیں۔ ہماری طرف سے نہ تو کبھی تکفیر کے جوابی تیر پھینکے گئے اور نہ ہی ہم اس مہم میں اپنی برتری کے دعویدار ہیں۔ تاہم اتنا عرض کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں اور ہمارے اس بیان کی تائید خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی کر رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کئے جانے والے یہ تمام مہلک تکفیری ہتھیار بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اس جماعت کی نمایاں رنگ میں تعمیر و ترقی اور جادۂ مستقیم پر اپنی منزل مقصود کی جانب پہلے سے کہیں زیادہ تیز روی کے ساتھ رواں دواں رہنے میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ پس مولانا کا یہ دعویٰ کہ

"دار العلوم نے قوم کو ایسی شخصیات عطا کیں جو اپنے دَور کی عبقری شخصیات تھیں۔"

(الجمعیۃ ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء)

یا ان ہی کے ایک اور ہم مسلک و ہم خیال مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند کا یہ ادعا کہ

"علماء دیوبند اور تاریخ ملت اپنی جگہ پہاڑ کی سی مضبوطی سے جم گئے۔" (الجمعیۃ ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء)

محض ہم چشمی و رنگریزی نسبت والی بات ہے ورنہ ہم تو یہاں تک بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کہ نہ صرف فارغ التحصیل مدرسہ دار العلوم دیوبند بلکہ دیگر مکاتیب فکر کے تمام علماء بھی اپنے ظاہری اثر و نفوذ، ہمہ دانی، ہر کہ ڈینگ ڈوری اور ساحرانہ شعبدہ بازیوں کی بنا پر بے شک اپنے اپنے دَور کی عبقری اور پہاڑوں جیسی شخصیتیں کے حامل تھے۔ مگر جب یہی عبقری اور پہاڑوں جیسی عظیم شخصیتیں خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ مامور [illegible] کو اپنی تکفیری گولہ باری کا نشانہ بنا کر ان کے مدمقابل ہوئیں تو انہیں انتہائی عبرتناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ [illegible] مولانا گوالیاری صاحب [illegible] تجاہل عارفانہ سے کام نہیں لے رہے تو پھر آپ [illegible] آپ ہی کے ایک ہم خیال، ہم عصر مولانا حکیم عبد الرحیم صاحب اشرف مدیر ہفت روزہ المنبر لائلپور زبانی سنئے، فرماتے ہیں:-

"ہمارے [illegible] الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا [illegible] سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی [illegible] جن لوگوں نے [illegible] ہے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، [illegible] اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے [illegible] یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے۔ اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے [illegible] اگرچہ یہ [illegible] اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے ۔۔۔۔۔۔ [illegible] کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔"

(المنبر ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

کیا مولانا گوالیاری صاحب اس برملا اعترافِ شکست و ناکامی کی موجودگی میں بھی اپنے "شیروں" کی معرکہ آرائیوں کا بھرم برقرار رکھ سکیں گے۔ اور کیا اب بھی اُنہیں خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ مامور کے اس تحدی آمیز دعویٰ کی صداقت سے انکار کرنے کی جسارت ہو گی کہ :-

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

جہاں تک مدرسہ دار العلوم دیوبند اور اسی قبیل کے دیگر مدارس کا تعلق ہے [illegible] ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ بے شک اُن کا قیام اقتضائے وقت کے تحت عمل میں لایا گیا تھا۔ نیز یہ کہ بانیانِ مدرسہ نے ان کے قیام کے ساتھ ابتداءً جو توقعات اور مقاصد وابستہ کئے تھے۔ وہ مخلصانہ اور صحت مندانہ رجحان کے حامل تھے۔ اب رہا یہ سوال کہ عموماً آج یہ مدارس کس نوع کا "تعمیری" کردار ادا کر رہے ہیں؟ تو اس کا جواب دینے میں ہم نے بعض مصالح کی بناء پر عمداً خاموشی اختیار کر رکھی تھی مگر اب جبکہ مولانا گوالیاری صاحب نے اس تعلق میں انتہائی مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے زمین کے قلابے آسمان سے ملانے کی کوشش کی ہے تو مجبوراً ہمیں بھی کچھ کہنے کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ سو آئیے! ہم آپ کے ازدیادِ علم کی خاطر یہ بتا دیں کہ آپ کی یہ درسگاہیں کتنی "جلیل القدر" ملی خدمات بجا لا رہی ہیں۔ اور ان خدمات کا خود آپ کے عوام و خواص کے ذہنوں پر کتنا خوشگوار اثر مترتب ہو رہا ہے۔ اس حقیقت کا اظہار بھی ہم نہیں بلکہ آپ ہی کے ایک ہم خیال، ہم عصر عالم دین مولوی محی الدین صاحب یوں فرماتے ہیں کہ :-

"تم اس بات پر خوش ہو کہ تم نے چند بڑے یا چھوٹے مدارس قائم کر کے بڑا کام کیا ہے۔ یہ دین کی ایک فرضی خدمت کے ذریعہ "تحصیل الدراھم و الدنانیر" کی ایک تدبیر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ یہ مدرسے "عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ" کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ جن میں ایک سال کے گزرنے کے بعد آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سیم و زر کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ "وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا" لیکن اس کا نتیجہ کیا ہے۔ چند جبہ پوش دستار بند مُلّاں جو دُنیا کے حالات سے یکسر بے خبر، ان کا مایۂ علم و عمل صحاح کی چند احادیث یا فقہ کے چند مسائل سے زیادہ نہیں۔

آپ ضرور خفا ہوں گے۔ اور آپ کو خفا ہونے کا حق ہے۔ کیونکہ "اَلْحَقُّ مُرٌّ" سچ سے زیادہ تلخ کوئی چیز نہیں کہ زندگی اور عمل کے جتنے میدان ہیں وہ آپ کے وجود سے یکسر خالی ہیں۔ آپ کا معراج یہ ہے کہ حدیث کی صنعت لے کر یا تو کسی اہل حدیث مسجد کی امامت سنبھال لی۔ اور اپنے نان و نفقہ کی طرف سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئے۔ یا ایک چھوٹا سا مدرسہ بنا کر پیٹ پوجا کا انتظام کر لیا۔"

(المنبر لائلپور ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۹)

پس حقیقت یہی ہے کہ آج کے ترقی پذیر اور تعلیم یافتہ دَور میں تبلیغ و اشاعت دین کا اہم فریضہ بجا لانا نہ تو آپ کی "کچھار" کے کوتاہ علم و کوتاہ اندیش "شیروں" کے بس کی بات ہے اور نہ ہی انہیں اپنی "کچھار" سے باہر نکل کر دشمنانِ دین متین کا مقابلہ کرنے کی کبھی جرأت ہوئی ہے۔ بلکہ اعلائے کلمۂ اسلام کے اہم تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے تو بقول قاری محمد طیب صاحب مہتمم ایک ایسے ہی کامل روحانی وجود کی ضرورت ہے :-

"جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو ۔۔۔۔۔۔۔ نیز ۔۔۔۔ جو خود بھی نبوت آشنا ہو"
(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹)

سو الحمد للہ کہ آج جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے ایک ایسے ہی کامل اور برگزیدہ مامور کی اتباع اور سرکردگی میں تبلیغ و اشاعت دین کے اس اہم فریضہ کو تمام اکناف عالم میں امتیازی شان اور نمایاں کامیابی کے ساتھ انجام دے رہی ہے اور روز بروز بڑھ رہی ہے [illegible] آپ کے علماء بھی کر چکے ہیں۔ اور جن کے پاسنگ کے قریب بھی آپ کا [illegible] نہیں پہنچ سکا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔

خورشید احمد انور

درخواست دعا [illegible] داخل ہو گئی [illegible] اور [illegible] بزرگان [illegible] درخواست ہے۔

معارف القرآن

”اپنے زمانہ کے مامور کو پہچاننا کوئی مشکل کام نہیں“

از افاضات سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

”اس زمانہ کے غلط خیالات خواہ عقیدہ کے لحاظ سے ہوں یا علمی لحاظ سے ہوں یا عملی لحاظ سے ہوں ان کی اصلاح بھی اس شخص سے ہوئی۔ معترض مانتا ہے کہ اس شرک کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دور کیا۔ پھر وہ یہ بھی مانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الہام کے مدعی تھے۔ اور اس کے نزدیک ان میں سے بعض اتفاقی طور پر پورے بھی ہو جاتے تھے۔ وہ مانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دعوے سے پہلے بڑی پاکیزہ تھی۔ وہ مانتا ہے کہ ان کے ماننے والے ایسے لوگ تھے جنہوں نے ان کی زندگی کا قریب سے مطالعہ کیا تھا اور وہ خود بھی اپنی عقل اور اپنے علم اور نیک اعمال کی وجہ سے ملک میں مشہور تھے۔ وہ مانتا ہے کہ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا وہ اتفاقی طور پر جیت گئے اور ان کے دشمن اتفاقی طور پر ہار گئے اور پھر وہ یہ بھی مانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک کو دور کرنے کی توفیق ملی جس کی غلطی کو وہ خود بھی تسلیم کرنے والا ہے۔ اسی طرح اور بیسیوں عقائد کی اصلاح کی توفیق آپ کو ملی جن میں سے بعض اصلاحات کے صحیح ہونے کو دشمنوں میں سے ایک فریق اور بعض کے صحیح ہونے کو دوسرا فریق مانتا ہے۔ اب اس سارے مجموعہ کو دیکھتے ہوئے کون شخص کہہ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ فاتر العقل تھے یا دماغ کی کمزوری کے مریض تھے یا نعوذ باللہ شیطان سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک ایک دلیل میں الگ الگ تو شبہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایک دلیل کو الگ الگ تو اتفاقی قرار دیا جا سکتا ہے مگر ان سب امور اور ایسے ہی سینکڑوں امور کے ایک شخص کی ذات میں جمع ہو جانے کو تو کسی صورت میں بھی اتفاق نہیں کہا جا سکتا۔ اگر اس اجتماع کے ہوتے ہوئے بھی شبہ باقی رہ سکتا ہے تو پھر دنیا کی کسی بات پر بھی یقین نہیں کیا جا سکتا۔ اسی مجموعے کا نام میرے نزدیک فرقان ہے۔ یہی مجموعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملا۔ یہی مجموعہ حضرت داؤد علیہ السلام کو ملا۔ یہی مجموعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملا۔ یہی مجموعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ اور یہی مجموعہ آج بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا ہے۔ دشمن ہمیشہ ایک ایک چیز کو لے کر اعتراض کرنے لگ جاتا ہے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اعتراض تو ہر چیز پر ہو سکتا ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ بیسیوں قسم کے دلائل کا مجموعہ اس میں کس طرح جمع ہو گیا۔ اگر ایسا مجموعہ کسی میں جمع ہو تو یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسے فرقان ملا ہے اور یقیناً وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگا۔ یہ فرقان کبھی کسی جھوٹے آدمی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ ہاں! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نبیوں سے ایک امتیاز حاصل ہے اور وہ یہ کہ دوسرے نبیوں کو کتاب اور اس کے علاوہ فرقان ملا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرقان الگ بھی ملا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی اس کو بھی فرقان بنایا گیا۔ تورات اپنی سچائی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دوسرے معجزات کی تائید کی محتاج تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الہامات دوسرے معجزات کی تصدیق کے محتاج تھے۔ وید اور ژند کا بھی یہی حال ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اپنی ذات میں بھی فرقان ہے۔ یعنی وہ ایک زندہ کتاب ہے اور اگر دوسرے معجزات لوگوں کو بھول بھی جائیں تب بھی وہ اپنی سچائی کا ثبوت اپنے اندر شامل رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام فرقان رکھا گیا ہے اور کسی سابق الہامی کتاب کا نام فرقان نہیں رکھا گیا کیونکہ وہ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے دوسرے دلائل کی محتاج ہیں۔ مگر قرآن کریم اپنی سچائی کا ثبوت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے ماسبق نبیوں کی نسبت یہ جملہ نہیں بولا کہ ”نزل الفرقان“ (الفرقان ع ۱) فرمایا گیا ہے۔ یعنی یہ کتاب چونکہ خود فرقان ہے اس لئے اس پر ایمان لانے والوں کو بھی اگر وہ درجہ کمال تک ایمان لائیں فرقان ملتا ہے یعنی دلیل انبیاء کی صداقت پہچاننے ایک ... اور جامع دلیل ہے کہ اگر کوئی اس دلیل کو سمجھ کر انبیاء کی شناخت کی کوشش کرے تو اس ... اپنے زمانہ کے مامور کو پہچاننا کوئی مشکل کام نہیں رہتا“ ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ... صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۰

مرسلہ مکرم بشیر احمد ... صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ... گنجندر آباد

آنے والی صدی کی تیاری کریں!!

تاکہ
ہم اقوام عالم کے صحیح استاد بن سکیں

جزائر فجی کے جلسہ یوم مسیح موعود کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تلقین کی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی آنے والی صدی کی تیاری کریں تاکہ جب اقوام عالم اور تمام ممالک کے لوگ احمدیت میں شامل ہوں تو ہم اس قابل ہو سکیں کہ ان کے استاد اور راہنما بن سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد اپنے اس پیغام میں فرمایا ہے جو کہ جماعت احمدیہ جزائر فجی کے یوم مسیح موعود کے جلسہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بھیجا تھا۔ اس موقع پر مکرم وکیل التبشیر تحریک جدید نے بھی پیغام بھیجا۔ یہ دو پیغامات جلسہ میں پڑھ کر سنائے گئے۔ یہ جلسے تمام فجی میں ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوئے جس میں احمدی احباب کے علاوہ دیگر دوست احباب نے بھی شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر جو انگریزی میں پیغام ارسال کیا اس کے اردو ترجمے کا مکمل متن ہدیہ قارئین ہے۔

”اس مبارک دن پر میں تمام ممبران جماعت احمدیہ کو یہ بات یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس دن کے بعد نو سال گزرنے پر ہم اپنی جماعتی زندگی کے لحاظ سے دوسری صدی میں داخل ہو جائیں گے اور جیسا کہ میں نے اکثر آپ کو بتایا ہے کہ آپ کی زندگی کی دوسری صدی اسلام کی فتح اور غلبہ کی صدی ہے۔ ہمیں اس کے شایان شان طریق پر بہترین تیاری کرنی چاہیئے تاکہ تمام اقوام عالم اور تمام ممالک کے لوگ اسلام میں داخل ہوں تو ہم اس قابل ہوں کہ ان کے استاد اور راہنما بن سکیں۔ اسی غرض کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کے مطابق گزاریں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس نیک کام کے لئے جرأت اور طاقت عطا کرے اور اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے افضال اور برکات سے نوازے۔“

خلیفۃ المسیح الثالث

درخواست دعا

• خاکسار کی نانی جان بوجہ پیرانہ سالی سخت کمزور اور کھانسی وغیرہ کے سبب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سیف الرحمن شکر سرنگر ...

• میرا نواسہ عزیز عبد الرب میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ زلیخا بی بی احمدی ...

کائنات کا مرکز خدا ہے

سائنسدان اسلامی توحید کی ڈیوڑھی کے قریب پہنچ گئے!

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حقائق اشیاء کا حقیقی عرفان حاصل کرنے کے لئے قرآن عظیم کی یہ مختصر مگر محیر العقول آیت کافی ہے:۔
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى
(نجم ۴۳)
یعنی ہر ایک چیز کا انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جاکر ہوتا ہے۔
اسی قرآنی فلسفہ کی (جس کی تائید پر تجدید تحقیقات ہوتی چلی آرہی ہے) حضرت بانیٔ احمدیت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تشریح یہ ہے کہ
"نظر تعمق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات علل و معلول کے سلسلہ سے مربوط ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہوگئے ہیں۔ کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ علت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہوگی۔ یا اس کا وجود کسی دوسری علت کے وجود پر منحصر ہوگا۔ اور پھر یہ علت کسی اور علت پر وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جاکر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑے گا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی اخیر علت پر جاکر ختم ہو جاتا ہے پس جس پر اس تمام کی انتہاء ہے وہی خدا ہے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۵)
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر ایک اور زاویہ نگاہ سے کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔
"جس قدر انسان کی درجہ بدرجہ ترقی پر غور کرتے جائیں۔ اس کے اسباب باریک سے باریک تر ہوتے جاتے ہیں۔ اور آخر ایک جگہ جاکر تمام دنیوی علوم کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اب ہمارا دخل نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کیوں ہو گیا اور یہ وہی مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اور سائنسدان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى۔ یعنی ہر ایک چیز کی انتہا آخر ایک ہستی پر ہوتی ہے کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لاسکتے اور وہی خدا ہے۔"
(دلائل ہستی باری تعالیٰ)
ایک لمبے عرصہ تک سائنسدان ذات باری کا انکار کرتے رہے مشہور انگریز سائنسدان جولین ہکسلے (JULLIAN HAXLAY) جو سالہاسال تک کنگز کالج لنڈن میں اور پھر رائل انسٹی ٹیوشن میں علم الحیات (PHYSIOLOGY) کے پروفیسر رہے، کا بیان ہے کہ سائنسدان کو کسی مافوق البشر قدرت مطلق ہستی کا علم نہیں ہوسکتا۔ مگر اب یہ صورت حال تیزی سے بدل رہی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کر لیسے مورلیسن نے خدا کی ہستی پر ایک فاضلانہ مقالہ لکھا جس میں واضح لفظوں میں تسلیم کیا کہ
"ہم ابھی سائنس کی ترقی کے ابتدائی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جوں جوں ہمارے علم میں اضافہ ہوتا جارہا ہے یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے۔ کہ کائنات کا کوئی خالق ایسا ضرور ہے جس کی دانائی اور حکمت شک و شبہ سے بالا ہے۔ ڈارون کے وقت سے اب تک ایک صدی ہونے کو آئی اور اس دوران میں ہم نے حیرت انگیز دریافتیں کر ڈالیں لیکن علم نے ہمارے سینوں میں جو ایمان اور انکسار پیدا کر دیا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہم خدا سے دور جانے کی بجائے خدا کے وجود کو تسلیم کرنے اور اس پر ایمان لانے کے قریب آ رہے ہیں!"
(ترجمہ از ماہنامہ "اسرار حکمت" لاہور اگست ۱۹۵۳ء)
اس علمی انقلاب کا آغاز اس نظریہ کے غلط ثابت ہونے کے بعد شروع ہوا ہے کہ مادہ محض ذروں کا ایک جامد مجموعہ ہے سائنس نے بے شمار تجربات سے ثابت کردکھایا ہے کہ جوہر یا ذرہ (ATOM) اصل میں الیکٹرونز (ELECTRONS) اور پروٹونز (PROTONS) اور مرکزیا نیوکلس پر مشتمل ہے اور یہ کہ ایٹم کا نظام اور شمسی نظام عالم مادیت میں دو متوازی نظام ہیں۔ ایک حد درجہ چھوٹے دائرے میں اور دوسرا بے انداز وسیع و عریض خلاء میں اور یہ دونوں نظام شدید طور پر باہم مماثل و مشابہ ہیں۔
اس صدی کے عظیم مسلمان سائنسدان اور فزکس میں نوبل پرائز کا عالمی اعزاز پانے والے پروفیسر چوہدری عبدالسلام صاحب کے اس انکشاف نے کہ کائنات میں کارفرما قوتوں کی ایک مشترکہ بنیاد موجود ہے، جہاں خدا کی وحدانیت کے اسلامی عقیدہ پر دن چڑھا دیا ہے وہاں یورپ امریکہ بلکہ روس اور چین جیسے لامذہب ممالک کے سائنسدانوں کو بھی گویا توحید خالص کی ڈیوڑھی کے قریب پہنچا دیا ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل یورپ و امریکہ کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ
"میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ دکھا کر سچی اور کامل توحید کے اس دالان میں داخل کر دے گی۔ جس کیساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔"
(لیکچر لاہور ص۳۵)
کامل توحید کا اسلامی نظریہ کیا ہے قرآن مجید کسی منفرد ہستی کو سب موجودات کا مرکز قرار دیتا ہے اور تمام قوتوں اور طاقتوں کے اس منبع اور سرچشمہ کی شان احدیت کس طرح عرش سے لے کر فرش تک جلوہ گر ہے!۔
ان اہم سوالات کے جوابات حضرت مصلح موعودؓ کے قلم سے پیش کرتا ہوں۔ حضورؓ اپنی شہرہ آفاق کتاب دیباچہ تفسیر القرآن اردو میں روحانی دُنیا کا نقشہ کے زیر عنوان رقم فرماتے ہیں کہ
"یہ مادی دنیا ہمیں ایک خاص نظام کے ماتحت چلتی ہوئی نظر آتی ہے ہم جس زمین پر رہتے ہیں وہ ایک نظام شمسی کے تابع ہے۔ ایک سورج اپنے ماتحت کچھ ستارے رکھتا ہے اور وہ ستارے اس سورج کے گرد گھومتے ہیں اور سورج آگے ایک غیر معلوم منزل کی طرف جاتا ہے جس کی نسبت آجکل کے حساب دان کہتے ہیں کہ وہ ایک بڑا مرکز ہے جو تمام نظام ہائے شمسی کو ایک بڑے نظام کے ماتحت جکڑ رہا ہے ان کی تفصیلات ٹھیک ہوں یا نہ ہوں بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ یہ ساری دنیا کسی ایک نظام کے ماتحت ہے ورنہ یہ اس طرح قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ پھر اس ظاہری نظام کے ساتھ کچھ قوانین قدرت ہیں جن کے مطابق مادہ دنیا میں کام کر رہا ہے۔ اور مختلف قسم کے تغیرات میں سے گزرتے ہوئے مادی دنیا کو انواع و اقسام کی اشیاء سے بھر رہا ہے جن اشیاء کے استعمال سے ہی اس دنیا کی ترقی اور اس کی کامیابی کا راز وابستہ ہے۔
قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہی ایک روحانی نظام بھی ہے اور جس طرح اس مادی عالم کے تمام نظام ہائے شمسی کا ایک مرکز فرض کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح روحانی دُنیا کا بھی درحقیقت ایک مرکز محیط ہے۔ یعنی کوئی ایسی چیز نہیں جو اس مرکز کے تصرف اور اس کے اختیار اور اس کے قبضہ سے باہر ہو۔ وہ ہستی آپ ہی آپ موجود ہے کوئی اس کا پیدا کرنے والا نہیں وہ اپنے کاموں میں کسی اور کا محتاج

نہیں۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ اس کی طاقتوں میں کوئی اور شریک ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

(پارہ ۳۰ سورہ اخلاص)

اے محمد رسول اللہ! تو دنیا کو سنا دے کہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام طاقتوں میں منفرد ہے گو دوسری چیزوں کی صفات اور اس کی بعض صفات میں ظاہری تشابہ نظر آتا ہے لیکن وہ تشابہ صرف لفظی اور ظاہری ہے۔ حقیقتاً خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مشابہت نہیں۔ مثلاً ظاہر میں خدا تعالیٰ موجود ہے اور انسان بھی موجود ہے مگر انسان اور حیوان اور دوسری چیزوں کا وجود باوجود اس کے کہ لفظاً خدا تعالیٰ کے وجود سے اشتراک رکھتا ہے حقیقتاً دونوں ایک چیز نہیں خدا تعالیٰ کے متعلق جب ہم کہتے ہیں کہ وہ موجود ہے، تو اس کے معنی یہ ہوا کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں کامل وجود ہے اور جب ہم انسان یا حیوان یا دوسری چیزوں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ موجود ہے تو ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ جب تک وہ اسباب اور علتیں موجود ہیں جن کے تغیرات کے نتیجہ میں یہ انسان یا حیوان یا دوسری اشیاء پیدا ہوئی ہیں اس وقت تک اس انسان یا حیوان یا موجودات کا وجود قائم رہے گا اگر وہ اسباب یا علتیں پیچھے سے ہٹالی جائیں تو اس کا وجود بھی فنا ہو جائے یا وہ اسباب عمل جتنے جتنے ہٹا لئے جائیں گے اتنا اتنا ہی وہ فنا ہوتا جائے گا مثلاً ایک زندہ انسان کی زندگی موجب اس کی روح کا جسم سے تعلق ہے انسان کا زندہ ہونا ایک عارضی تعلق کی وجہ سے ہے جب وہ عارضی تعلق قطع ہو جاتا ہے تو انسان رہتا تو ہے مگر زندہ نہیں رہتا انسانی جسم موجود تو ہوتا ہے مگر انسانی جسم نام ہے چند عارضی اسباب کی وجہ سے چند ذرات کے ایک خاص شکل میں جمع ہو جانے کا ان ذرات کو جب الگ کر دیا جائے تو انسانی جسم باقی نہیں رہتا جب انسان مر جاتا ہے اور اس کو مٹی میں دفن کرتے ہیں تو مٹی کی رطوبت اور دوسرے کیمیاوی اثرات اس کے جسم کو خاک بنا کر رکھ دیتے ہیں وہ ذرات جن سے انسانی جسم بنا تھا وہ تو اب بھی موجود ہوتے ہیں مگر علت کے بدل جانے کی وجہ سے انسانی جسم موجود نہیں رہتا جب اس انسانی جسم کو آگ میں جلا دیا جاتا ہے یا پانی میں گلا دیا جاتا ہے یا بجلی سے راکھ کر دیا جاتا ہے تو جن چیزوں سے انسان بنا تھا وہ تو پھر بھی موجود رہتی ہیں مگر آگ یا بجلی یا پانی کے اثرات سے ان کی شکل بدل جاتی ہے اور انسانی جسم کو اس کی موجودہ شکل میں قائم رکھنے کی جو علت تھی اس کے ہٹتے ہی انسانی جسم بھی مٹ جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی یہ بات نہیں اسے کوئی خارجی سبب وجود نہیں دے رہا ہے یا اس کے وجود کو قائم نہیں رکھ رہا بلکہ وہ خود کامل ہستی ہونے کی وجہ سے موجود ہے اور وقت کی قید سے آزاد ہے گو انسانی دماغ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیونکر وقت کی قید سے آزاد ہے جبکہ سب مادہ وقت کی قید میں مبتلا ہیں اس کا جواب درحقیقت یہی ہے کہ خدا کا وجود اور طرح کا ہے اور انسان کا وجود اور طرح کا ہے انسان کے وجود یا مادی وجود پر خدا تعالیٰ کا قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ هُوَ اَحَدٌ وہ ہر چیز میں منفرد ہے۔

اسی مضمون کو قرآن کریم ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞

(شوریٰ ع ۲)

وہ آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اس نے ہر چیز کی جنس میں سے بھی اس کا جوڑا بنایا ہے چارپایوں کی جنس میں سے بھی اس کا جوڑا بنایا ہے اور وہ ان جوڑوں کے ذریعہ سے مادی دنیا کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ یعنی تمام دنیا میں خواہ وہ حیوان ہوں یا نباتات یا جمادات جوڑوں کا سلسلہ چل رہا ہے خواہ اسے نر و مادہ کہہ لو خواہ اس کو مثبت و منفی کہہ لو خواہ اس کا کوئی اور نام رکھ لو بہر حال یہ ساری دنیا جوڑوں کے اصول پر چل رہی ہے ایک اور جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

(الذاریات ع ۳)

اور ہم نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے بنایا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو یعنی تا یہ کہ تم سمجھ سکو کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے سوا خدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ ایک جوڑے کی محتاج ہے اور اس کا قیام اور اس کی زندگی دوسری چیزوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ غرض قرآن کریم ایک ایسی ہستی کو تمام موجودات کا مرکز قرار دیتا ہے جو اپنی ذات میں منفرد ہے اور جس کے ساتھ کسی اور چیز کو مشابہت نہیں دی جا سکتی ہے اس کے سوا جتنی موجودات ہیں وہ سب اپنی ذات کے قیام کے لئے دوسروں کی محتاج ہیں مگر وہ ہستی جو تمام کائنات کا نقطۂ مرکزی ہے وہ اپنے کاموں کے لئے کسی کی محتاج نہیں پھر فرماتا ہے نہ اس ہستی سے آگے کوئی اولاد پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد میں سے ہے.... قرآن کریم فرماتا ہے کہ اولاد کی ضرورت ایسی ہستیوں کو ہوتی ہے جو محتاج ہوتی ہیں یا جن پر فنا آنے والی ہوتی ہے مگر خدا میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ پس اس کو کسی اولاد کی ضرورت نہیں اور جس طرح اُسے اولاد کی ضرورت نہیں اسی طرح وہ اس بات کا بھی محتاج نہیں کہ اس کا کوئی اور سبب اور پیدا کرنے والا ہو اور جس طرح وہ باپ اور بیٹے سے آزاد ہے اسی طرح وہ اس بات میں بھی منفرد ہے کہ کوئی اور ہستی اس کی طاقتوں جیسی موجود نہیں یعنی نہ تو خدا تعالیٰ کے پیدا کرنے کا کوئی سبب ہے نہ خدا تعالیٰ اولاد کا محتاج ہے اور نہ خدا تعالیٰ کی قسم کا کوئی اور وجود موجود ہے اس آخری اعلان کے ساتھ قرآن مجید نے ان مذاہب کا رد کیا ہے جو تعدد الوہیت کے قائل ہیں جیسے زرتشتی مذہب غرض ان مختصر الفاظ میں یہ عقیدہ پیش کیا گیا ہے کہ تمام عالم کا مرکز ایک خدا ہے جو منفرد حیثیت رکھتا ہے تمام دیگر ہستیوں سے اور وہ واحد منبع ہے تمام موجودات کا اور اپنے کاموں کے کرنے میں کسی کی مدد کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ اس کا کوئی باپ تھا اور نہ کوئی متوازی طاقت اس کے ساتھ موجود ہے اور نہ اس کے بالمقابل کوئی اور طاقت موجود ہے۔" (دیباچہ تفسیر القرآن اردو صفحہ ۴۶۲ تا صفحہ ۴۶۸ - منقول از الفضل ۱۳ر فروری ۸۰ء)

اخبار قادیان

☆ — مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش کی ایک آنکھ کے موتیا بند کا کامیاب اپریشن گزشتہ دنوں امرتسر ہسپتال میں ہوا کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

☆ — مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کی اہلیہ صاحبہ شدید طور پر بیمار اور امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ ☆ — مکرم بشیر الدین احمد صاحب نمائندہ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب مکرانہ راجستھان سے سنگِ مرمر کی تیار شدہ پلیٹوں کا ایک ٹرک اور چند کاریگروں کو لے کر مورخہ ۱۳ر مئی کو قادیان پہنچے۔ ☆ — مکرم منور احمد صاحب ظاہر کارکن نظارت بیت المال آمد ابن مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش اپنی شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں اپنے والد محترم اور ماموں سلیم احمد صاحب اور وسیم احمد صاحب اور بہن بھائی کے ہمراہ مورخہ یکم مئی ۸۰ء کو قادیان سے پیپریا (مدھیہ پردیش) تشریف لے گئے۔ ایک دن قبل قادیان میں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دلہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے دعا کرائی تھی۔ مورخہ ۵ر مئی کو شادی کے بعد دلہن کو لے کر برات واپس قادیان پہنچی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔ ☆ — مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے بچوں کو ساتھ لے کر مورخہ ۱۲ر مئی کو مدراس کے لئے روانہ ہوئے جہاں ان کی اہلیہ محترمہ کا دل کے والو کا اپریشن ہونا ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں آمین

قائدین کرام! اپنے مکمل اور صاف پتہ جات سے اپنی اوّلین فرصت میں دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اندھرا پردیش کے بیس سالانہ جلسے: بقیہ صفحہ اوّل

...سیرت طیبہ کے مختلف واقعات پیش کیے دوسری تقریر محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے کی آپ نے سابقہ کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر اور تورات، انجیل، گیتا، بھوشیہ پران وغیرہ سے بعض پیشگوئیاں پیش کیں۔ اس کے بعد محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انسان کامل کے موضوع پر انگریزی میں ایک مؤثر تقریر فرمائی اور اپنے مؤثر انداز بیان سے سامعین کو اپنی طرف خاص طور پر متوجہ کر کے اسلامی تہذیب و ثقافت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آج زمانے کو ضرورت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوہ پر چلیں تب ہی دنیا نجات پا سکتی ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے خوش الحانی سے نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی آپ نے بے حد دلنشین انداز میں خاتم النبیین کے مقام پر روشنی ڈالی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم النبیین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس وقت سے خاتم النبیین ہیں جبکہ آدم ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے اُن سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا اور آئندہ بھی آپ کی غلامی میں نبی، صدیق، شہید، صالح آتے رہیں گے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اشعار سے ثابت کیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق تھے اور آپ کو جو مرتبہ ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا ہی نتیجہ تھا اجلاس کے آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا آپ نے نہایت ہی دلنشین الفاظ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کا ذکر فرمایا آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض آج بھی جاری ہے اور آئندہ بھی تا قیامت جاری رہے گا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے آقا و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے محترم صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اس انداز میں پیش فرمایا کہ حاضرین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت فضلاء جو سینکڑوں کی تعداد میں شریک جلسہ تھے پوری توجہ اور انہماک سے آپ کی تقریر سنتے رہے اس اجلاس کی کارروائی رات کے پونے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کا دوسرا دن

مورخہ ۳۰ر اپریل کو ٹھیک ساڑھے سات بجے شام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا تلاوت مکرم محمد منور احمد صاحب نے کی اور نظم محترم سید شجاعت حسین صاحب ابن محترم سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر عثمانیہ نے اسلام اور سائنس کے موضوع پر کی آپ نے قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا کہ سائنس کی موجودہ حیرت انگیز ترقی اور انکشافات قرآن میں موجود ہیں اور آئندہ سائنس جو کرے گی قرآن حکیم میں اس کا اظہار بھی واضح نظر آئے گا آپ کی تقریر مدلل اور تحقیقات سے پُر تھی جو علمی طبقہ میں پسند کی گئی۔ بعدہٗ مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی نے علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اُن سینکڑوں علامات میں سے جو امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہیں بعض علامات کا وقت کی رعایت کے مطابق اجمالی خاکہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم عبد القیوم صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل اسلام میں" آپ نے تفصیل کے ساتھ ان تمام حالات کا ذکر فرمایا جو بین الاقوامی سطح پر ملکوں شہروں بستیوں اور دیہاتوں میں رونما ہو رہے ہیں آپ نے عصر حاضر کے انسان کی خدا تعالیٰ سے برگشتگی اور میٹی ازم کے ذریعہ اس کے ردّ عمل کے اظہار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جو بین الاقوامی سطح پر حالات خراب ہو رہے ہیں اُس کی وجہ محض خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ اس کے بعد آپ نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اسلام جو نظام چاہتا ہے وہ صالح نظام ہے جہاں امیر و غریب کا تصور مٹ جائے گا جب یہ تصور مٹ جائے گا تو امن و امان قائم ہو گا ازاں بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب فاضل ملکانہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس سالانہ کانفرنس کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے صدارتی خطاب ایسے ولولہ انگیز انداز سے شروع فرمایا کہ دلوں پر عجیب کیفیت طاری تھی آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ابتداء سے لے کر انتہا تک کے زمانے کا نہایت وجد آفرین انداز سے نقشہ کھینچا آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اطاعت کا لاثانی نمونہ دنیا کے لئے چھوڑا اور جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی وہ ہر میدان میں ترقی کرتے رہے اور اب بھی مسلمانوں کو خلافت کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کو ترقیات سے ہمکنار کرنے کے لئے واحد ذریعہ ہے اور ہم خوشخبری سناتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جماعت احمدیہ میں قائم ہے اللہ کرے کہ لوگ جلد خلافت کے سایہ کے نیچے آکر اپنی عاقبت بھی سنوار لیں اور دین کی خدمت بھی کر لیں (دورانِ جلسہ تمام حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی)

آج چونکہ جلسے کا آخری دن تھا لہٰذا اختتام جلسہ پر محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی منشاء کے مطابق محترم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی قائد جماعت احمدیہ حیدرآباد نے شکریہ احباب کی ذمہ داری کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا فرمایا چنانچہ آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب، محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور مبلغین کرام نیز حکام بالا جنہوں نے ہر صورت میں ہماری کانفرنس کے انتظامات کے لئے تعاون کیا خاص طور پر بجلی کے محکمہ کا کہ بجلی کم ہونے کی وجہ سے آٹھ سے نو بجے تک ہر روز ایک گھنٹہ بجلی بند رہتی تھی لیکن ہماری استدعا پر انہوں نے بجلی بند کرنے کا وقت تبدیل کیا اور ہمیں بجلی کی سہولت دی چنانچہ آپ نے مَن لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ کے تحت نہایت اچھے رنگ میں شکریہ ادا کیا آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے دُعا کے ساتھ کانفرنس کے اختتام کا اعلان فرمایا بعدہٗ بہت سے احمدی اور غیر احمدی احباب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کیا اور اُن کا خاکسار نے تعارف بھی کرایا تمام مہمانوں کے قیام کا انتظام احمدیہ جوبلی ہال میں تھا اور ان کے طعام کا انتظام محترم سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ کی زیر نگرانی ہوا آپ بہت محنت کر کے اپنے گھر میں اپنی نگرانی میں کھانا تیار کروا کر کاچی گوڑہ سے افضل گنج احمدیہ جوبلی ہال لاتے اور مہمانوں کو کھلاتے اور مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کانفرنس کو کامیاب کرنے میں تعاون دیا جزائے خیر دے۔ بعض احباب نے مالی تعاون دیا بعض نے وقت کو وقف کیا اللہ تعالیٰ ایسے احباب کو اپنی برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور جن سینکڑوں غیر از جماعت نے اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت فرمائی اللہ تعالیٰ ایسے احباب کو بھی صحیح نتیجہ اخذ کرنے اور قبول حق کی توفیق دے۔ اور وہ احمدیت کی آغوش میں آکر راحت و آرام حاصل کریں آمین۔

جماعت احمدیہ جڑچرلہ میں سالانہ جلسے کا انعقاد

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ جڑچرلہ کو بھی یہ سعادت عطا ہوئی کہ ۱۶ر اپریل ۸۰ء کو جڑچرلہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کریں چنانچہ جڑچرلہ اور اس سے متصل علاقہ جات کا درم پینٹھ اور بادے پلی میں خوبصورت پوسٹروں اور ہینڈ بلوں کے ذریعہ کافی تشہیر کی گئی تھی اور ہر گھر پر پہنچ کر دعوت نامے بھی تقسیم کئے گئے تھے۔ حیدرآباد۔ بنگلور ہائی وے کے چورستہ پر آر۔ ٹی۔ سی کے نئے اور شاندار بس اسٹانڈ کے بالکل مقابل ایک وسیع و عریض قطعۂ اراضی پر اس جلسے کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا تھا جلسہ گاہ کو خوبصورت پنڈال شامیانے فرش اور کرسیوں سے آراستہ کیا گیا تھا برقی قمقمے اور ٹیوب لائٹ کی روشنی ہر راہ گذر کے لئے بھی کشش کا باعث بنی ہوئی تھی حیدرآباد سے ایک بڑی ٹورسٹ بس کا انتظام کیا گیا جو تقریباً ساڑھے تین بجے دوپہر احمدیہ جوبلی ہال سے روانہ ہوئی۔ خاکسار، مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس اور مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی بھی اس بس کے ذریعہ ۵ ۱/۲ بجے جڑچرلہ پہنچ گئے جبکہ ۶ بجے کے قریب محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد اپنی فیئٹ کار میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ تشریف لے آئے اور تقریباً ۷ بجے محترم صاحبزادہ صاحب بذریعہ کار یادگیر سے جڑچرلہ وارد ہوئے اس جلسہ کے انعقاد کا اعلان حیدرآباد کے تین روزناموں۔ رہنمائے دکن، ملاپ اور منصف میں نمایاں طور پر شائع ہوا تھا چنانچہ یادگیر، تماپور، محبوب نگر، چنتہ کنٹہ، ووڈمان، گوری دیوی پیٹ، گکندر اور شادنگر کے جماعتوں کے احباب نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی رات ۸ ۱/۲ بجے محترم

حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیرِ صدارت مکرم محمد اظہر الدین صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے اس جلسہ کا آغاز ہوا جس کے بعد میر احمد اشرف صاحب نے دُرِّثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ تقریر افتتاحیہ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد و صدر جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب کا ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر بعنوان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم خاکسار کے ذمہ تھی جس میں خاکسار نے تفصیل سے روشنی ڈالی کہ سرورِ عالم عالمین کے مردوں، عورتوں، یتیموں، بیواؤں حتیٰ کہ حیوانات نباتات جمادات ہر کس و ناکس کے لئے کس شان کی رحمت ہیں نیز واقعاتِ ماضی کی یاد تازہ کرتے ہوئے بتلایا کہ اس رحمت کا سلسلہ کس طرح تا قیامت جاری و ساری ہے اور بالآخر اس زمانہ میں آپ کی رحمت سے فیضیاب ہونے کا جو ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے توسط سے دنیا کو عطا کیا ہے۔ اس سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کی خاطر اس جماعت سے منسلک ہو جانا کتنا اہم اور ناگزیر ہے اس پر احباب کو غور و فکر کی دعوت دی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے دیگر مذاہب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں نیز ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ دیگر مذاہب کی مقدس کتابوں میں کتنے واضح الفاظ میں آپؐ کی بعثت کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی نے موجودہ زمانے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور چونکہ اس زمانہ کے لوگ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے علم پا کر آج سے چودہ سو سال قبل بیان فرما دیا تھا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں اور جب ہم آپ کی پیشگوئیوں کو حرف بحرف پوری ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم آپؐ کے ارشاد کے بموجب اس زمانہ کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مامور کی آواز پر لبیک کہنے میں کوتاہی کریں۔

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تھی جس سے قبل مکرم محمد منصور احمد صاحب نے سرکارِ دو عالم کے حضور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا نذرانۂ سلام ترنم سے سُنایا۔

محترم امینی صاحب نے سرورِ کائنات صلعم کے اعلیٰ و ارفع مدارج و مقامات کی وضاحت کے بعد مسیح مہدی کے مقام اور جماعت احمدیہ کے عقائد تفصیل سے بیان فرمائے کہ حقیقی اسلام کن اُمور کا متقاضی ہے اور کس طرح یہ جماعت ان تقاضوں کو بدرجہ کمال پورا کرتی ہے اور یہ کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ جماعتِ احمدیہ کے ہاتھوں مقدر ہے۔

ان تقاریر کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبۂ صدارت سے نوازا اور اپنے قیمتی ارشادات و نصائح سے احباب کو فیضیاب فرمایا کہ نیکی میں دیری بدقسمتی ہی کہی جاسکے گی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

جب کھل گئی صداقت پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

آپ نے بڑے ہی پیار سے احباب کو سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اپنے کردار کو ڈھال لینے اور ارشاد باری تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی روشنی میں آپ کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو کر خالقِ کائنات کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنی زندگیوں کو کامیاب بنا لینے کی تلقین فرمائی۔ جس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب نے ان بزرگانِ کرام، سامعین، منتظمینِ جلسہ اور حکام کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور محترم صاحبزادہ صاحب سے دُعا کی درخواست کی جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جماعتِ احمدیہ جڑچرلہ قابلِ مبارکباد ہے کہ وہاں کے چند احباب کرام کی انتھک مساعی اور کوششوں کی بدولت جلسہ بہت ہی کامیاب رہا الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جڑچرلہ کی جماعت نے بطریقِ احسن کیا جس کی نگرانی محترم محمد ابراہیم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ اور محترم سیٹھ محمد عمر صاحب نے کی۔ اور آپ نے تمام احباب جماعت کے تعاون سے جلسہ کے تمام اُمور سرانجام دے۔

جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس

جڑچرلہ کے جلسہ سے فارغ ہو کر رات کے گیارہ بجے الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد کی معیت میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ اور مبلغین کرام ۱۶ اپریل کو دو کاروں پر چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ ہوئے اور حیدر آباد سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام جن کے لئے ایک بس کا انتظام کیا گیا تھا مورخہ ۱۷ اپریل کو جڑچرلہ سے روانہ ہو کر چنتہ کنٹہ پہنچے راستہ میں وڈمان کی جماعت نے اس قافلہ کا پُرجوش استقبال کیا اور مٹھائی اور مشروبات سے تواضع کی جزاھم اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ان علاقوں میں مسیح مہدی کی منادی کریں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ انہیں کی کاوشوں کا یہ نتیجہ تھا کہ احباب ذوق شوق سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے ان دور دراز علاقوں میں گئے نیز افراد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے اپنے تمام کاروبار معطل کرکے اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے دن رات کام کیا۔ جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے جلسہ گاہ کو خوب سجایا گیا تھا اور ان تمام اُمور کی بجا آوری کے لئے ایک مجلس استقبالیہ کا انتظام کیا گیا اور محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کو بحیثیت افسر جلسہ سالانہ تمام کاموں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا اور مہمانوں کے قیام و طعام کی نگرانی بھی آپ کے ذمہ تھی۔

حسبِ پروگرام مورخہ ۱۷ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک سات بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں اس سالانہ کانفرنس کا پہلا اجلاس مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم فاضل کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔

افتتاحی تقریر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی تھی آپ نے جلسے کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد چنتہ کنٹہ میں احمدیت کی داغ بیل اور ترقی کا ذکر فرمایا اور احباب کو دعوت دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر غور کریں اس جلسے کی پہلی تقریر مکرم سید تاج الدین صاحب ہندی پنڈت کی تھی آپ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل ہیں"۔ کے موضوع پر تلگو زبان میں دلنشین پیرایہ میں تقریر کرتے ہوئے گیتا کے حوالہ جات پیش کرکے سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مکرم سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ خاکسار حمید الدین شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عنوان سے تقریر کی خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا جو عشقِ رسولؐ سے پُر ہیں ذکر کیا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل، مبلغ مدراس نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر کی اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے لئے باعثِ رحمت تھے آپ نے مختلف مذہبی کتب سے ایمان افروز حوالے پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کو مزین کیا۔ بعدہٗ مکرم عبد القیوم صاحب یادگیری نے نظم پڑھی اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تھی آپ نے موجودہ زمانے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے اسلام کی ترقی کے بعد پھر تنزل اور کسمپرسی اور عین اس وقت امام مہدی کے ظہور کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ زمانے کی اخلاقی سماجی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بھی واضح رنگ میں پیش فرمایا آپ کی تقریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مؤثر رہی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے برجستہ خطاب فرمایا جس سے سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور آپ نے دینِ اسلام کی حقانیت تمام مذاہب پر اس رنگ میں ثابت فرمائی کہ مخالف سے مخالف عالم بھی اس بات کا معترف تھا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آج تک اس رنگ میں کسی نے اشاعتِ اسلام نہیں کی اور آپ کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جب آپ مبعوث ہوئے تو غیر تو غیر اپنے بھی مخالف ہو گئے اور مخالفین نے آپ کو اور آپ کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن مخالفین ناکام ہوئے اور انشاء اللہ ہوتے چلے جائیں گے لیکن حضرت مسیح موعود کی جماعت ایک سے ایک کروڑ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اور اب جماعت کی جو دوسری صدی شروع ہونے والی ہے وہ انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ آپ کی تقریر نہایت ہی دلنشین پیرایہ میں ہوئی جس کو سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت فرمایا۔

۱۸ اپریل - دوسرا دن

صبح بعد نماز فجر خاکسار نے درس دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ پر روشنی ڈالی گئی۔

تربیتی اجلاس: پانچ بجے سہ پہر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس ہوا اس اجلاس کی کارروائی مکرم محمد عظیم الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم عبد القدوم صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی بعدہٗ مکرم محمد بشیر الدین صاحب زعیم انصار اللہ چنتہ کنٹہ محترم مولوی عبد الرحیم صاحب بدر فاضل محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب

بی۔ ایس۔ سی زعیم انصار اللہ حیدرآباد اور محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نے مختلف تربیتی اُمور پر تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے خطاب فرمایا۔ اور دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

سالانہ کانفرنس کا دوسرا دن

ٹھیک سات بجے اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم تاج الدین صاحب نے تلگو زبان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کی اور تفصیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے بابرکت وجود کے ذریعہ پوری ہوئیں اُن کا ذکر کیا اس کے بعد محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے عقائد احمدیت کے عنوان پر تقریر کی آپ نے واضح کیا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کے عقائد وہی ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے چنانچہ اس کی تائید میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے بعض اقتباس پیش کئے۔ بعدہٗ محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی آپ نے جماعت احمدیہ کے نصب العین کا واضح رنگ میں ذکر کیا نیز آپ نے غیر از جماعت افراد کی اُن غلط فہمیوں کا بھی ازالہ فرمایا جو جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی جا رہی ہیں آپ نے دلنشین پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کیا کہ آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی جس میں ہر طرف اسلام زندہ باد کا نعرہ بلند ہوگا اور یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا انشاء اللہ۔ آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے حکام اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اپیل کی کہ وہ موجودہ زمانے کے امام کے دعویٰ پر غور کریں اور دُعا کریں اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبولِ حق کی توفیق دے اس اجلاس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے روکنے کے لئے بعض مخالف مولویوں نے پورا زور لگایا اور لوگوں کو اس کانفرنس میں شمولیت سے روکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کانفرنس نہایت کامیاب رہی ایک نوجوان رشید احمد نے بیعت کی اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے آمین۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر بعض دلچسپ پروگرام بھی ترتیب دئے گئے جن میں سے ایک نوجوان کا تیراکی کا مظاہرہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کانفرنس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین۔

سکندرآباد میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰ اپریل بروز اتوار ٹھیک گیارہ بجے احمدیہ بلڈنگس سکندرآباد میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیرِ صدارت تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں افراد جماعت حیدرآباد و سکندرآباد نے شرکت فرمائی لجنہ اماء اللہ کے لئے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کی کاروائی سُننے کا انتظام کیا گیا تھا اس اجلاس میں تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شکانہ فاضل قادیان نے کی اور خاکسار نے نظم پڑھی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی آپ نے مختلف پیرایہ میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ احمدی کو چاہئے کہ وہ آگے آئے اور خدمت سلسلہ کے لئے قدم بڑھائے اور جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرے آپ کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک ایمان افروز خطاب فرمایا جس میں احباب جماعت کو تلقین کی کہ جماعت کی ترقی کا وقت آچکا ہے اب ضرورت عمل کی ہے اور جب تک عمل نہ کیا جائے کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوتی اور بیان فرمایا کہ سکندرآباد میں اللہ تعالیٰ نے بعض بزرگ وجودوں کو جماعت کی خدمت کے لئے کھڑا کیا اور اُن کی خدمات اور کوششوں کا اثر ہے کہ اس علاقے میں جماعتیں بڑھیں بلکہ بیرونی ممالک تک لٹریچر روانہ کرتے رہے خاص طور پر حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر فرمایا اور احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے اندر اپنے بزرگوں کا جذبہ پیدا کرو۔ صاحب صدر کے خطاب کے بعد مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اور تمام سامعین حضرات کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ صاحب اور مبلغین اور بعض افراد جماعت محترم محمد احمد صاحب کے گھر دوپہر کے کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے۔

شموگہ کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء بروز اتوار شموگہ میں سکھ حضرات کے گوردوارہ کے افتتاح پر سکھ حضرات نے افرادِ جماعت احمدیہ سے بھی شرکت کی خواہش کی اس وقت محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش شموگہ میں سالانہ کانفرنس کے انتظامات کی تکمیل کے لئے مرکز کی طرف سے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر افراد جماعت مولوی صاحب کے ہمراہ گوردوارہ میں پہنچے منتظمین گوردوارہ نے بے حد عقیدت اور محبت سے استقبال کیا اور مولوی صاحب کو تقریر کے لئے وقت دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحب کی تقریر ایسی اچھی اور اثر کرنے والی ثابت ہوئی کہ سکھ حضرات تقریر کے دوران اپنے مذہبی نعرے لگا کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔ سکھ حضرات نے تقریر کے بعد مولوی صاحب کی گل پوشی کی اور پربندھک کمیٹی کے سیکرٹری نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ آپ کا علم گورو گرنتھ صاحب اور سکھ مذہب کے بارے میں وسیع ہے اور ہم جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہیں جو آپ کو اپنے ہمراہ لائی اور آپ کے قیمتی خیالات سُننے کا ہمیں موقع دیا نیز منتظمین نے مولوی حمید الدین شمس صاحب کو "گیانی" اعزازی نام دے کر آپ کی عزت افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان غیر اقوام کو جلد از جلد حقیقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا کرے

خاکسار: شیخ محمود احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ شموگہ

لٹریچر کی پیشکش

اٹارسی میں مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء کو ریلوے ملازمین ڈیزل شیڈ نے یوم ڈیزل شیڈ منایا اور ان ایام میں مختلف پروگرام پیش کئے گئے بمبئی سے جناب سی۔ این۔ کپور صاحب چیف میکانیکل انجینئر اور جبل پور سے مکرم ایس ابو ذر صاحب ڈویژنل ریلوے منیجر ان پروگراموں میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے چنانچہ اس موقع پر ان ہر دو معزز مہمانوں کی خدمت میں جماعت احمدیہ اٹارسی کی طرف سے لٹریچر پیش کرنے کا پروگرام طے پایا۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم ابرار حسین صاحب سیکرٹری اُمورِ عامہ نے ہر دو معزز مہمانوں سے ملاقات کی اور لٹریچر پیش کیا۔ ہر دو مہمانوں نے مختصر گفتگو کے بعد جماعت احمدیہ کا لٹریچر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے قبول کیا۔

اسی طرح ۱۳ اپریل کو خاکسار مکرم منتصل حسین صاحب کے ساتھ اجین کے کنبھ میلہ میں شریک ہوا جہاں ہم نے پہلے سے تیار کیا ہوا ہندی میں "موعود اقوام عالم" کے نام سے ایک ہزار کی تعداد میں پمفلٹ اور کتابچے "دہی ہمارا کرشن" اور کرشن اوتار کا سندیش کثیر تعداد میں تقسیم کئے اور بہت سے احباب سے زبانی بات چیت بھی کی دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

خاکسار: ایم عبدالمومن مبلغ سلسلہ

قادیان میں رخصتانہ کی ایک تقریب

مسماۃ فریدہ بیگم بنت مکرم نذیر احمد صاحب پونچھی کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۵ مئی کو عمل میں آئی قبل ازیں ان کے نکاح کا اعلان مکرم چوہدری شکر دین صاحب ساکن پونچھ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ مورخہ ۴ مئی کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ پونچھ اور دولہا کے بھائی مکرم چوہدری شمس دین صاحب صدر جماعت پونچھ برات کے ساتھ متعدد غیر احمدی معزز دوستوں مکرم چوہدری شفیع صاحب صدر جنتا پارٹی پونچھ چوہدری طالب حسین صاحب ایس۔ ایچ۔ او۔ چوہدری لال حسین صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب وغیرہ کے ساتھ قادیان تشریف لائے۔ مورخہ ۵ مئی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُولہا کی گلپوشی کی اور تلاوتِ قرآن مجید کے بعد اجتماعی دُعا فرمائی بعدہٗ برات مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ناصر آبادی کے مکان پر گئی جہاں مکرم نذیر احمد صاحب نے برات کے بیٹھنے کے لئے انتظام کر رکھا تھا وہاں بعد تلاوت و نظم کے بعد حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو موجب برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

مکرم چوہدری شمس دین صاحب نے اپنے بھائی کی شادی کی خوشی کے موقع پر ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا جس میں قریباً ستر احباب قادیان کو مدعو کیا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے خطاب کے بعد مکرم چوہدری شفیع صاحب، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ اور مکرم چوہدری شمس دین صاحب نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اور بعد دُعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (ایڈیٹر بدر)

حیدرآباد میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی

اہم دینی مصروفیات

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی یہاں تشریف آوری سے ہمیں تربیتی جلسہ کرنے، آپ کی زریں نصائح سننے کا موقعہ ملا۔ یہ تربیتی جلسہ مورخہ ۱۳ اپریل بروز اتوار احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد کیا گیا۔

ساڑھے چار بجے سیدہ محترمہ تشریف لائیں عزیزہ صالحہ غوری کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ امۃ النعیم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے سیدہ موصوفہ سے درخواست کی کہ وہ بہنوں کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازیں۔ سیدہ محترمہ نے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے علالت طبع کے باوجود اتنا لمبا سفر کرنے اور بہنوں سے ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ آپ نے تمام بہنوں کا بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ سے ملاقات اور اجلاس میں شرکت کی غرض سے وقت کی قربانی کرتے ہوئے یہاں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اپنی تربیتی تقریر میں بہنوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھنے کی طرف اور بچوں کو پڑھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں احمدیت اور خلافت سے وابستگی کا جذبہ پیدا کریں۔ ان کو خلفاء وقت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق باتیں سنائیں۔ سینما بینی کی لعنت کا ذکر کرتے ہوئے سیدہ محترمہ نے فرمایا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر احمدی بہن اس سے مکمل طور پر پرہیز کرے کیونکہ شہروں میں آجکل سینما بینی کا رواج عام ہو رہا ہے۔ نیز فرمایا کہ بعض کمزور بہنیں آج پردہ ترک کر رہی ہیں۔ اس لئے آپ نے بہنوں کو خاص طور پر اس طرف متوجہ فرمایا کہ ہر احمدی عورت کے لئے پردہ کرنا لازمی ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کا حکم ہے اور قرآن مجید کے بتائے ہوئے سات سو احکامات میں سے ہر حکم پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

سیدہ محترمہ نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ماہانہ اجلاسوں میں بہنیں باقاعدگی سے شریک ہوا کریں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ برحق کی قائم کردہ تنظیم ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس تنظیم کو آگے بڑھائیں۔ آپ نے غیر ملکی عورتوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے اکثر ملازمت کرتی ہیں سودا سلف بھی خود لاتی ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں لیکن ان کاموں کے باوجود وہ جماعتی کاموں میں بھی شوق سے حصہ لیتی ہیں۔ آپ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ چونکہ اکثر بچے آجکل انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں اس لئے مائیں بچوں کو گھروں میں اردو پڑھائیں کیونکہ جماعت کا اکثر لٹریچر اردو میں ہے اور جب تک بچے اردو نہ پڑھیں گے وہ اسلام و احمدیت کا لٹریچر نہ پڑھ سکیں گے اور پھر ان کے اندر وہ حقیقی روح اور بیداری کا جذبہ کیسے پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ بہنیں خدا کے خلیفہ کی اس آواز پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ خود اس میں برکت ڈالے گا۔

بعد ازاں محترمہ امۃ النعیم صاحبہ نے نظم پڑھی اور سیدہ محترمہ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد بہنوں کو شربت پیش کیا گیا۔

اجلاس کے اختتام پر سیدہ موصوفہ نے باوجود ناسازی طبع کے سب حاضر بہنوں کو ملاقات اور شرف مصافحہ بخشا۔ نیز بہنوں نے جائے قیام پر پہنچ کر فرداً فرداً ملاقات کی۔

مجلس عاملہ کی میٹنگ

مورخہ ۱۲ اپریل کی شام کو ٹھیک پانچ بجے مجلس عاملہ کی میٹنگ اس غرض سے بلوائی گئی تھی کہ عہدیداران اپنے مسائل پیش کریں اور سیدہ محترمہ سے مشورے اور ہدایات حاصل کریں۔ چنانچہ وقت مقررہ پر بہنیں "رشید منش" واقع لال شیکری میں جمع ہوئیں۔ عزیزہ صالحہ غوری کی تلاوت کے بعد آپ نے تمام عہدیداران کو ان کے شعبہ جات سے متعلق ہدایات فرمائیں آنمحترمہ نے یہ تجویز رکھی کہ کچھ حلقہ جات بنائے جائیں اور ہفتہ وار درس قرآن کریم کا انتظام کیا جائے۔ نیز عہدیداران خود بھی مبلغ سے وقت لے کر ان سے قرآن کریم پڑھیں اور آگے بچوں کو پڑھائیں۔ ناصرات کے متعلق سمجھوتا فرمایا کہ ان کو نہایت پیار و محبت سے پروگراموں میں حصہ لینے کی طرف مائل کریں۔

عہدیداران کی حاضری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ بہت ضروری چیز ہے اور رپورٹ میں عہدیداران کی حاضری رقم کیا کریں۔ نیز اگر کوئی عہدیدار چھ ماہ تک حاضر نہ ہو تو اس کی جگہ دوسری عہدیدار منتخب کی جائے۔ اسی طرح دیگر شعبہ جات کے متعلق بھی آپ نے ضروری ہدایات دیں۔ ۸ بجے سیدہ محترمہ نے دعا کروائی اور میٹنگ برخواست ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

خاکسار: راشدہ زرینہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے داماد عزیزم محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش کا فرانکفورٹ مغربی جرمنی سے تار موصول ہوا ہے کہ انکی والدہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں جملہ بزرگان و احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سعید احمد (ایڈیشنل ناظر جائیداد)

(۲) مکرم عبد الباری صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اٹاوہ بھی کچھ عرصہ سے سر کی تکلیف میں مبتلا ہیں اب یونانی علاج سے کچھ افاقہ محسوس کر رہے ہیں۔ موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

۳۔ مکرم بی عبد الرحیم صاحب بمبئی سے اپنے کاروبار میں ترقی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گذشتہ کئی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں اور کمزور ہوگئی ہیں نیز خاکسار کی خالہ جان بھی بیمار ہیں ہر دو کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید نسیم احمد عجب شیر متعلم مدرسہ احمدیہ

۵۔ میری والدہ صاحبہ شدید بیمار اور کمزور ہیں۔ کامل شفایابی اور میری جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمود احمد عجب شیر تیباپوری

۶۔ خاکسار کے خسر محترم کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موصوف کی کامل شفایابی نیز اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد السلام انور قادیانی خادم سلسلہ

۷۔ میرے والد محترم کی شنوائی تین چار دن سے متاثر ہے احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۸۔ محترم خضر محمد صاحب کشمی آسنور عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ موصوف کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ

۹۔ مکرم ظفر اقبال بٹ صاحب مقیم انگلینڈ اپنے والد محترم کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے۔ اور اپنے بھائی مکرم ناصر اقبال صاحب کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی اور B.E.D.C. میں داخلہ کی سہولت نیز مکرم مسعود احمد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۰۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب مقیم کلکتہ اپنی صحت یابی، ذہنی پریشانیوں کے ازالہ اور کاروبار میں ترقی اور خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۱۔ مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب مقیم انگلینڈ اپنی اہلیہ صاحبہ جو بعارضہ فالج بیمار ہیں کی صحت یابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۲۔ مکرم سعید احمد صاحب پولیس انسپکٹر مقیم روڑکیلا اپنی ملازمت میں ترقی اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۱۳۔ عزیز طاہر احمد عارف مقیم دساکھا پٹنم اپنی صحت و عافیت اور ملازمت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

۱۴۔ عزیزہ میر صلاح الدین نے B.V.S.C کے فائینل امتحان میں اور عزیزہ عبد المومن ٹاک نے میٹرک کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے احباب جماعت سے ہر دو کی آئندہ ترقیات اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۵۔ احباب جماعت یاری پورہ کی دینی و دنیوی ترقیات، بیماروں کی کامل شفایابی، بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور نوجوانوں کے باعزت روزگار کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد الحمید ٹاک زیلی قادیان

۱۶۔ خاکسار کے بیٹے سید صدیق حسین صدیقی کمال نے ۱۰ اپریل ۱۹۸۰ء کو اپنا ایک دواخانہ کا افتتاح کیا ہے اس کام میں برکت اور نوع انسان کی خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام یٰسین کبیر والا سید کرناٹک

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۲۴۴۳۳ میں بی۔ اے۔ جمیلہ زوجہ اے۔ پی کنہا مو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، عمر ۵۰ سال، تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن کالیکٹ، ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹/۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس جائیداد کے طور پر رہنے کا مکان ہے جس کی قیمت ۲۶۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس مکان کا نمبر ۱۳/۱۸۱ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ، قادیان کے نام کرتی ہوں۔ نیز میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں چوڑیاں ۸ پاؤنڈ، ہار ۶ پاؤنڈ، کان کی بالیاں ۱/۲ پاؤنڈ، انگوٹھی ۲/۱ پاؤنڈ کل ۱۵ پاؤنڈ سونے کے زیورات ہیں اس کی قیمت ۔۔۴ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس رقم سے میں نے زیورات بنا دیئے ہیں جو مذکورہ زیورات میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو بھی متروکہ ہوگا اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
اے پی کنہا مو خاوند موصیہ	بی۔ اے جمیلہ	محمد عمر مبلغ سلسلہ جماعت کالیکٹ

وصیت نمبر ۲۴۴۰۱ میں دیدار محمد ولد مکرم حاجی عبدالواحد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسکرا ڈاکخانہ مسکرا ضلع ہمیر پور، صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹/۶/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ غیر منقولہ جائیداد کچھ زرعی زمین ہے جو کنکریلی زمین ہے جو قریباً آٹھ ایکڑ ہے جو اندازاً ۳۰۰/- روپے ایکڑ کی قیمت کی ہے۔ گویا کل جائیداد زرعی زمین قریباً ۲۴۰۰/- روپے کی ہے، ایک پکی دوکان ہے جو قریباً ۲۰۰۰/- روپے کی ہے جو نہ میرے قبضہ میں ہے اور نہ اس کا کرایہ ملتا ہے۔ اس میں کرایہ دار رہتا ہے۔ جب بھی وہ میرے قبضہ میں آئے گی تو اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دونگا۔ زمین سے سالانہ آمد قریباً ۵۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتا رہونگا نیز بوقت وفات جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انعام ذاکر	دیدار محمد	عبداللطیف ملکانہ

وصیت نمبر ۲۴۴۰۷ میں حسن محمود احمد عودہ ولد محمود احمد عودہ قوم خاندانی نام عودہ پیشہ طالب علم عمر تاریخ ولادت ۲۵ دسمبر ۱۹۵۵ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبابیر جبل الکرمل ڈاکخانہ کبابیر ضلع حیفہ صوبہ ملک اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائیداد درج ذیل ہے

پانچ ہزار روپیہ ہندوستانی نقدی اور ساڑھے پانچ ہزار روپیہ ہندوستان کی مالیتی منقولہ جائیداد دکھڑی خصوصی کیمپنی وغیرہ یعنی کل میزان ساڑھے دس ہزار روپیہ بنتا ہے

(۲) میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں اس وقت کام چھوڑ کر طالب علم [illegible] تا خدمت دین کے لئے علم حاصل کرسکوں۔ اس لئے ذریعہ معاش ترک کیا ہے۔

میں بعون اللہ تعالیٰ وفضلہ اپنی آمد اور جائیداد کی جو بھی اس وقت ہے اور آئندہ پیدا ہو ایک عشر (۱/۱۰) کی وصیت صدر انجمن احمدیہ، قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ اس میں سے ایک سو روپیہ زیر رسید نمبر ۔۔۔ تاریخ ۷۹/۱۱/۷ ادا کر دیا ہے۔ نیز بوقت وفات جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالحق قادیانی درویش	حسن محمود عودہ	بشارت احمد حیات

وصیت نمبر ۲۴۴۰۸ میں نعیمہ طاہرہ زوجہ نصیر الدین قمر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹/۱۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ زیورات ایک عدد ہار طلائی ۱۰ گرام قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ایک جوڑی کانٹے طلائی ۸/۱/۲ گرام قیمت ۸۵۰/- روپیہ بالیاں طلائی ۳/۱/۲ گرام قیمت ۳۲۵/- روپیہ دو عدد انگوٹھیاں ۶/۱/۲ گرام قیمت ۶۵۰/- روپیہ کل وزن ۲۸/۱/۲ گرام جس کی اس وقت قیمت مبلغ ۲۸۲۵/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی اور اس جائیداد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نصیر الدین قمر خاوند موصیہ	نعیمہ طاہرہ	بشیر احمد مہار قادیان

وصیت نمبر ۲۴۴۱۱ میں زینت بی زوجہ مکرم شیخ محمود احمد ظہیر آبادی قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۹/۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر ۲۲۵/- روپیہ تھا جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے ایک عدد زیور طلائی پن لچھا بنوایا جس کا وزن ۲ تولہ ہے جس کی قیمت موجودہ اندازاً ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میں نے آئندہ کوئی اور جائیداد پیدا کی یا کوئی ماہوار یا سالانہ آمد کی صورت پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ محمود احمد ظہیر آبادی	انگشت نشان زینب بی	حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

درخواست دعا: میرے کئی لڑکے اسی دفعہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں سب کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شیخ غلام مسیح کھدرک

۲۔ میری چھوٹی لڑکی عزیزہ بیگم ایک ہفتہ سے لگاتار بخار سے بیمار ہے احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد معین الدین احمد چندا پور

اعلاناتِ نکاح اور تقاریبِ رخصتانہ

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ رضیہ بیگم سلمہا بنت محترم مرزا احمد اطہر بیگ صاحب ساکن کاٹہ ڈاکخانہ کشن گنج ضلع کوٹہ (راجستھان) کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۲/۴/۸۰ کو بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں برادرم محترم سید ہارون رشید صاحب بی۔ اے ابن محترم سید نظام الدین صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) کے ہمراہ قادیان میں ہو چکا تھا۔ مورخہ ۲۳/۴/۸۰ کو خانپور ملکی سے دس افراد پر مشتمل بارات کاٹہ پہنچی۔ اگلے روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۲۷/۴/۸۰ کو بارات واپس خانپور ملکی روانہ ہوئی۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور دولہا دولہن کو پُرمسرت عائلی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: خورشید احمد انور۔ مدیر بدر قادیان۔

(۲) مورخہ ۲۷/۴/۸۰ کو بعد نماز ظہر شیموگہ میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے عزیزہ رشیدہ بیگم سلمہا بنت مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساکن شیموگہ (کرناٹک) کے نکاح کا اعلان مکرم ... صاحب ابن مکرم ... حسین صاحب ساکن ساونت واڑی کے ہمراہ مبلغ -/۱۱۰۱ روپے حق مہر پر کیا۔ نکاح کی تقریب میں غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے موقعہ کی مناسبت سے خطبہ نکاح میں ازدواجی زندگی کے بارے میں اسلامی نقطہ نگاہ کو پیش کیا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم حاجی جمال الدین صاحب خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: شیخ محمود احمد سیکرٹری مال شیموگہ۔

(۳) مورخہ ۴/۴/۸۰ کو مکرم مولوی سراج الدین صاحب حمید نے بمقام گندی گواڑ (کرناٹک) مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا:-

(ا) عزیزہ امۃ الرؤف سلمہا بنت مکرم عبد المنان صاحب چکوڑی ساکن گندی گواڑ (کرناٹک) ہمراہ مکرم عبد اللہ صاحب ٹیکڑی ابن مکرم عبد الکریم صاحب ٹیکڑی ساکن نند گڑھ (کرناٹک) مبلغ -/۳۰۰۵ روپے حق مہر پر۔

(ب) عزیزہ زرینہ بیگم سلمہا بنت مکرم عبد الکریم صاحب ٹیکڑی ساکن نند گڑھ ہمراہ مکرم سراج احمد صاحب چکوڑی ابن مکرم عبد المنان صاحب چکوڑی ساکن گندی گواڑ مبلغ -/۳۰۰۵ روپے حق مہر پر۔

خطبہ نکاح میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے نکاح کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر سوریب تیاپور۔ اور بلاری وغیرہ کے احمدی احباب کے علاوہ بعض مقامی غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی موجود تھے۔ اسی روز رخصتانہ کی تقاریب بھی عمل میں آئیں۔ اس موقعہ پر پہلے سے طے شدہ پلان کے مطابق بعض شر پسند غیر احمدی مخالفین کی طرف سے فتنہ کا احتمال تھا مگر پولیس حکام کی بروقت اور مؤثر کارروائی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ہر دو تقاریب بخیر و خوبی اختتام تک پہنچیں۔ فریقین نے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں بحیثیت مجموعی مبلغ ۴۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیرًا۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حسن نائکواڑی بلگام (کرناٹک)۔

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ... عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ اس خوشی کے موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں تیس روپیہ ارسال کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نیک و صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد القدیر۔ یادگیر۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الہدیٰ نغزہ بیگم سلمہا اہلیہ عزیز مکرم سید عقیل احمد صاحب ... عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ پارلہ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی سید عبد الباری صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر سکولز کا پوتا اور جماعت احمدیہ اڑیسہ کے مشہور احمدی شاعر مکرم مولوی سید رسول بخش صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ مد اعانت بدر ارسال کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عزیز نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور بلند اقبال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید غلام احمد احمدی

بانی امیر جماعت احمدیہ ونجھرہ۔

حصۂ آمد کے موصی احباب
فارم اصل آمد جلد پُر کرکے واپس فرماویں!

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال (یکم مئی ۱۹۷۹ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جو دوست جماعتوں سے وابستہ ہیں، ان کے فارم سیکرٹریان مال کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ اور افراد کو براہ راست فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جن موصیان کو فارم مل جائیں وہ پُر کرکے جلد دفتر بہشتی مقبرہ کو سیکرٹریان مال کے توسط سے بھجوا دیں۔ کیونکہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کرکے دفتر بہشتی مقبرہ کو واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر تاخیر سے آپ کی طرف سے فارم پُر ہو کر آئیں گے، سالانہ حسابات آپ کی خدمت میں بھجوانے میں اسی قدر دیر ہوگی۔ لہٰذا جلد فارم اصل آمد پُر کرکے واپس فرما دیں۔ بعض دوست فارم اصل آمد پُر کرکے واپس نہیں بھجواتے۔ ان کی اطلاع کے لئے قاعدہ کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اُس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

نوٹ:- حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو آخر مئی ۱۹۸۰ء تک فارم اصل آمد نہ ملے تو وہ دفتر ہذا سے طلب کرے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تصحیح

اخبار بدر کے گزشتہ شمارہ ۱۷/۴/۸۰ کے صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۱ کے ذیلی عنوان "چیلنج منظور کر لیا گیا" کے تحت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان کا جو حوالہ نقل کیا گیا ہے اس میں سہو کتابت سے درمیان میں کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ احباب اپنے اپنے پرچہ میں مندرجہ ذیل عبارت کے مطابق تصحیح فرمائیں:

(کالم کی آخری پانچ سطروں سے) ......"(آپ) بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص (مرزا صاحب) اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے، اُس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔" (بدر قادیان ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء) (ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے
AUTOWINGS,
32, Second Main Road,
C.I.T. COLONY
MADRAS -600004.
Phone No. 10300
آٹو ونگس

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخابات ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں موجودہ سہ سالہ انتخابات ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء کے سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جملہ عہدیداران کا ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہے۔

اب اس سلسلہ میں بذریعہ اعلان یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء کے انتخابات کیلئے اگر کسی جماعت میں ان شرائط کو پورا کرنے والے موزون افراد نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں یہ رعایت دی جاتی ہے کہ ایسے افراد کو منتخب کیا جا سکتا ہے جو زیادہ سے زیادہ ترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں۔ اور خدمت سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ موزون ہوں۔ اس لئے جماعتیں اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء کے انتخابات کروا کر جلد از جلد دفتر ہذا میں بغرض منظوری بھجوا دیں۔ باقی قواعد اور شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اس کی پابندی کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ہفتہ اطفال

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ماہ مئی میں ۲۵ تا ۳۱ مئی ہفتہ اطفال منائے جانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس ہفتہ میں بالخصوص اطفال کے جملہ اُمور کی طرف لائحہ عمل کی روشنی میں توجہ فرمائیں۔ اس ہفتہ میں مورخہ ۲۵ مئی بروز اتوار اور ۲۷ مئی یوم خلافت اور ۳۰ مئی بروز جمعہ جماعتی رنگ میں اطفال کی تربیت کے سلسلہ میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ہفتہ اطفال کے پروگراموں میں درج ذیل اُمور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں:۔

(۱) سو فیصدی اطفال کو دینی امتحان میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ جو اطفال پچھلے سال ستارہ اطفال کا امتحان دے چکے ہیں، اُن سب کو اس سال "ہلال اطفال" کے امتحان میں شریک کریں۔ اور بقیہ اطفال اس مرتبہ "ستارہ اطفال" کا امتحان دیں گے۔ کتب دفتر مرکزیہ سے فوری منگوا لیں۔

(۲) چندہ ممبری اطفال (۲۵ پیسے ماہانہ) اور چندہ اجتماع (سال بھر میں ایک روپیہ) کی وصولی کی کوشش کریں۔ نیز جائزہ لیں کہ آپ کی مجلس میں کس قدر اطفال چندہ وقف جدید میں حصہ لیتے ہیں۔

(۳) آپ کی مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اطفال اجتماع میں ضرور شریک ہو۔

(۴) اگر آپ کے ہاں اطفال کی دینی کلاس شروع ہے تو اس ہفتہ میں اُسے اَور منظم کریں۔ اور اگر ابھی تک کلاس نہیں لگ رہی تو اس سلسلہ میں مؤثر اقدام فرمائیں۔

(۵) ناظم اطفال کی مدد سے آئندہ ہر ماہ رپورٹ کارگذاری مرکز میں ارسال کریں۔ نیز ہفتہ اطفال کی رپورٹ مرکز میں بھی بھجیں۔ تاکہ اجتماع کے موقعہ پر آپ کی مجلس کا دیگر مجالس سے موازنہ ہو سکے۔

اُمید ہے تمام مجالس نہایت کامیاب رنگ میں ہفتہ اطفال منائیں گی۔ اور اپنی کارگذاری سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں گی۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جلسہ یوم خلافت

۲۷ مئی کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت عظیم الشان اہمیت کا حامل ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اس دن جماعت احمدیہ میں خلافت حقہ کا مبارک نظام جاری ہوا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:۔

"تمہارے لئے دُوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور دُوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیۃ)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ اپنے ہاں ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء کو جلسہ یوم خلافت منائیں۔ اور خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات وغیرہ امور پر روشنی ڈالی جائے۔ اور پھر نظارت میں ان جلسوں کی روداد بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں

جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ان کی طرف سے چندہ جات کی جو رقوم بذریعہ چیکس۔ بنک ڈرافٹ یا بذریعہ T.M. مرکز میں بھجوائی جاتی ہیں ان کے کیش ہونے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ کیش ہونے کے بعد بنک والوں کی طرف سے ایسی رقوم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے Current Account میں جمع کر دی جاتی ہیں۔ اور ہفتہ میں دو تین مرتبہ دفتر محاسب کے کارکنان بنک جا کر ایسی رقوم کی تفصیل نوٹ کر کے لاتے ہیں۔ اور پھر اُن کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں منتقل کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد دفتر محاسب کی طرف سے "دست درقی" تیار کی جاتی ہے۔ اور دستورقی تیار کرنے کے بعد متعلقہ جماعتوں کو بھجوانے کے لئے کوپن تیار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ کثیر تعداد میں کوپن تیار کرنے اور پوسٹ کرنے میں بھی کچھ دن لگ جاتے ہیں۔ مگر چونکہ بعض احباب اور عہدیداران مال کو اس طویل دفتری کارروائی کا علم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی طرف سے مرکز کو بھجوائی گئی رقم یا رقوم کا کوپن جلدی نہ ملنے کا شکوہ کرتے ہیں اور آئے دن اس قسم کے متعدد خطوط آتے رہتے ہیں، لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اس سلسلہ میں دفتری طریقہ کار کی وضاحت کی جا رہی ہے۔ تاکہ اگر کسی رقم کے کوپن کے ملنے میں ذرا تاخیر ہو جائے تو شکوہ کرنے کی بجائے کچھ روز انتظار فرما لیا کریں۔ البتہ اگر ایک ماہ سے زائد عرصہ تک کوپن نہ ملے تو نظارت ہذا یا دفتر محاسب کو توجہ دلانے پر Duplicate کوپن بھجوایا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس عرصہ میں اُن کو دفتر محاسب کی طرف سے جو اصل کوپن بھجوایا گیا تھا وہ نہ ملا ہو۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت آئندہ اس طریقہ کار کو ملحوظ رکھیں گے اور مندرجہ بالا طریق پر بھجوائی گئی رقوم کی تفصیل بھی فوراً نظارت ہذا یا دفتر محاسب کو بھجوا دیا کریں گے۔ کیونکہ تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے بھی کوپن نہیں بھجوائے جاتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

میرا نواسہ عزیزم فصیح الرحمٰن سلمہ ابن ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب امریکہ آجکل علیل ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میری لڑکی انیسہ بشریٰ سلام اور بیٹا عزیزم احمد سلام کے امتحان قریب ہیں۔ ان کی اعلیٰ کامیابی و نیک و صالح زندگی کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ خاکسار:۔ امۃ الحفیظ

(بیگم پروفیسر عبد السلام صاحب لندن)

☆:۔ محترمہ موصوفہ نے اعانت بدر کے لئے پانچ پونڈ کی رقم ارسال فرمائی ہے جزاہا اللہ تعالیٰ۔ (ایڈیٹر بدر)